احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 28 دسمبر 2012ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
قائم مقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

جمعہ 28 دسمبر 2012ء 14 صفر 1434 ہجری 28 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 299

ضعیفوں کا درد

ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یتامیٰ کے حقوق کی اتنی فکر رہتی تھی کہ اپنے ربّ کے حضور مناجات کرتے ہوئے اس بارہ میں مدد کے بھی طالب ہو کر عرض کیا "اے اللہ! میں ان دو کمزوروں، یتیموں اور عورتوں کے حقوق ضائع ہونے سے سخت پریشان رہتا ہوں"۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتم حدیث نمبر 3668)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولانا عبدالکریم بیان فرماتے ہیں کہ بیت الدعاء کے اوپر میرا حجرہ تھا اور میں اسے بطرز بیت الدعا استعمال کیا کرتا تھا۔ اس میں سے حضرت مسیح موعود کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح پر آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے۔ جیسے کوئی عورت دردزہ سے بیقرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا .... اس سے پایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود کی تکذیب اور انکار ہی کے باعث آیا۔ مگر آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کے لئے اس قدر حریص تھے کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے (باوجودیکہ دشمنوں اور مخالفوں کی ایک جماعت موجود تھی) رات کی سنسان اور تاریک گہرائیوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔ ایسے وقت جبکہ مخلوق اپنے آرام میں سوتی تھی۔ یہ جاگتے تھے اور روتے تھے۔ القصہ آپ کی یہ ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ اپنے رنگ میں بے نظیر تھی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 428)

حضرت عبدالستار صاحب المعروف بزرگ صاحب روایت کرتے ہیں:۔

کرم دین کے مقدمہ سے واپسی پر حضور نے بعض کو حکم دیا کہ تم چھنیہ سٹیشن پر اتر کر قادیان پہنچو اور بعض کو یکوں پر آنے کا حکم دیا اور بعض کو گڈوں کے ساتھ آنے کا حکم دیا۔ میں پیدل روانہ ہو گیا نہر کے قریب جب ہم پہنچے تو حضور کا رتھ نظر آیا۔ حضور قضائے حاجت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب حضور واپس آرہے تھے تو ہم نے سوٹے پر چادر تان کر حضور کے لئے سایہ کر دیا اور حضور سایہ میں چلنے لگے۔ حضور نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ تم پیدل آرہے ہو۔ تم کو یکہ پر سوار ہونا چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں پیدل چل سکتا ہوں۔ نہر کے دوسری طرف خلیفہ اول اور بہت سے (رفقاء) یکوں پر انتظار کر رہے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضور نے ایسا فرمایا ہے تو حضور نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ یکے پر بیٹھو اور فرمایا کہ نہیں تم کو لازماً بیٹھنا پڑے گا۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ (الحکم مارچ 1935ء)

جلسہ سالانہ قادیان سے حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 2012ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:30 بجے لندن سے براہ راست نشر ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں اور اس خطاب سے استفادہ فرمائیں۔

(نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

فن لینڈ میں اعلیٰ تعلیم کیلئے سیمینار

فن لینڈ میں اعلیٰ تعلیم کی راہنمائی کیلئے نظارت تعلیم کے تحت ایک سیمینار مورخہ 3 جنوری 2013ء کو نصرت جہاں انٹر کالج میں دوپہر 2 بجے منعقد کیا جا رہا ہے۔ طلباء و طالبات اور والدین سے شرکت کی درخواست ہے۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت اساتذہ

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن وسطی ربوہ کو کالج سیکشن میں اسلامیات کیلئے خدمت کا شوق رکھنے والے احمدی مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ وہ احمدی احباب جو ایم اے اسلامیات ہوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر صاحب تعلیم مصدقہ از صدر محلہ/امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول مورخہ 6 جنوری 2013ء تک سکول میں جمع کروادیں۔ واقفین نو اور تجربہ رکھنے والے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتے ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیر غور لایا جائے گا۔

(پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 35

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

مقوقس شاہ مصر کے نام خط

چوتھا خط آپ نے مقوقس بادشاہ مصر کی طرف لکھا تھا اور یہ خط حاطب بن ابی بلتعہؓ کی معرفت آپ نے بھجوایا۔

اس کا مضمون یہ تھا......

یہ خط بعینہٖ وہی ہے جو روم کے بادشاہ کو لکھا گیا تھا، صرف یہ فرق ہے کہ اُس میں یہ لکھا تھا کہ اگر تم نہ مانے تو رومی رعایا کے گناہوں کا بوجھ بھی تم پر ہوگا اور اس میں یہ تھا کہ قبطیوں کے گناہوں کا بوجھ تم پر ہوگا۔ جب حاطبؓ مصر پہنچے تو اُس وقت مقوقس اپنے دارالحکومت میں نہیں تھا بلکہ اسکندریہ میں تھا۔ حاطبؓ اسکندریہ گئے جہاں بادشاہ نے سمندر کے کنارے ایک مجلس لگائی ہوئی تھی۔ حاطبؓ ایک کشتی میں سوار ہو کر اُس مقام تک گئے اور چونکہ اِردگرد پہرہ تھا اُنہوں نے دور سے خط کو بلند کر کے آوازیں دینی شروع کیں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس شخص کو لایا جائے اور اس کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ بادشاہ نے خط پڑھا اور حاطبؓ سے کہا اگر یہ سچا نبی ہے تو اپنے دشمنوں کے خلاف دعا کیوں نہیں کرتا؟ حاطبؓ نے کہا کہ تم عیسیٰ بن مریم پر تو ایمان لاتے ہو۔ یہ کیا بات ہے کہ عیسیٰ کو اُن کی قوم نے دُکھ دیا لیکن عیسیٰ نے یہ دعا نہ کی کہ وہ ہلاک ہو جائیں۔ بادشاہ نے سن کر کہا کہ تم ایک عقلمند کی طرف سے ایک عقلمند سفیر ہو اور تم نے خوب جواب دیا ہے۔ اس پر حاطبؓ نے کہا اے بادشاہ! تجھ سے پہلے ایک بادشاہ تھا جو کہا کرتا تھا کہ میں بڑا ربّ ہوں یعنی فرعون۔ آخر خدا نے اُس پر عذاب نازل کیا۔ پس تو تکبر نہ کر اور خدا کے اِس نبی پر ایمان لے آ اور خدا کی قسم! موسیٰ نے عیسیٰ کے متعلق ایسی خبریں نہیں دیں جیسی عیسیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دی ہیں اور ہم تمہیں اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلاتے ہیں جس طرح تم لوگ یہودیوں کو عیسیٰ کی طرف بلاتے ہو اور ہر نبی کی ایک اُمت ہوتی ہے اور اُس کا فرض ہوتا ہے کہ اُس کی اطاعت کرے۔ پس جبکہ تم نے اِس نبی کا زمانہ پایا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اِس کو قبول کرو اور ہمارا دین تم کو مسیح کی اتباع سے روکتا نہیں بلکہ ہم تو دوسروں کو بھی حکم دیتے ہیں کہ وہ مسیح پر ایمان لائیں۔ اِس پر مقوقس نے کہا میں نے اِس نبی کے حالات سنے ہیں اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ وہ کسی بُری بات کا حکم نہیں دیتا اور کسی اچھی بات سے روکتا نہیں اور میں نے معلوم کیا ہے کہ وہ شخص ساحروں اور کاہنوں کی طرح نہیں ہے اور میں نے بعض اس کی پیشگوئیاں سنی ہیں جو پوری ہوئی ہیں۔ پھر اُس نے ایک ڈبیہ ہاتھی دانت کی منگوائی اور اُس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط رکھ دیا اور اُس پر مہر لگا دی اور اپنی ایک لونڈی کے سپرد کر دیا اور پھر اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام یہ خط لکھا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد بن عبداللہ کی طرف مقوقس قبط کا بادشاہ خط لکھتا ہے کہ آپ پر سلامتی ہو۔ اس کے بعد میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے آپ کا خط پڑھا ہے اور جو کچھ اس میں آپ نے ذکر کیا ہے اور جن باتوں کی طرف بلایا ہے اُن پر غور کیا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی پیشگوئیوں کے مطابق ایک نبی کا آنا ابھی باقی ہے۔ لیکن میرا خیال تھا کہ وہ شام سے ظاہر ہوگا میں نے آپ کے سفیر کو بڑی عزت سے ٹھہرایا ہے اور ایک ہزار پونڈ اور پانچ جوڑے خلعت کے طور پر اُسے دیئے ہیں اور میں دو مصری لڑکیاں آپ کے لئے تحفہ کے طور پر بھجوا رہا ہوں۔ قبطی قوم کے نزدیک اِن لڑکیوں کی بڑی عزت ہے اور ان میں سے ایک کا نام ماریہ ہے اور ایک کا نام سیرین ہے اور مصری کپڑے کے اعلیٰ درجہ کے بیس جوڑے بھی آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں اور اسی طرح ایک خچر آپ کی سواری کے لئے بھجوا رہا ہوں اور آخر میں پھر دعا کرتا ہوں کہ خدا کی آپ پر سلامتی ہو اِس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ گو مقوقس نے آپ کے خط سے ادب اور احترام کا معاملہ کیا مگر وہ اسلام نہیں لایا۔

رئیس بحرین کے نام خط

پانچواں خط آپ نے منذر تیمی کی طرف جو بحرین کا رئیس تھا بھجوایا تھا۔ یہ خط علاء ابن حضرمیؓ کے ہاتھ بھجوایا گیا تھا۔

اس خط کی عبارت محفوظ نہیں۔ یہ خط جب اس کے پاس پہنچا تو وہ ایمان لے آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ میں اور میرے بہت سے ساتھی آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو اسلام میں داخل نہیں ہوئے اور میرے ملک میں کچھ یہودی اور مجوسی بھی رہتے ہیں آپ اُن کے بارہ میں مجھے حکم دیں کہ میں ان سے کیا سلوک کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خط لکھا جس کی عبارت یہ تھی کہ ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ تم نے اسلام قبول کر لیا ہے جو پیغامبر میری طرف سے آئیں تم اُن کے احکام کی اتباع کیا کرو۔ کیونکہ جو ان کی اتباع کرے گا وہ میری اتباع کرے گا۔ جو میرا سفیر تمہاری طرف گیا تھا اُس نے تمہاری بہت تعریف کی ہے اور ظاہر کیا ہے کہ تم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میں نے خدا تعالیٰ سے تمہاری قوم کے بارہ میں دعا کی ہے۔ پس مسلمانوں میں اسلامی طور وطریق جاری کرو اور ان کے اموال کی حفاظت کرو اور چار بیویوں سے زیادہ کسی کو اپنے گھر میں رکھنے کی اجازت نہ دو اور مسلمان ہونے والوں سے جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں وہ انہیں معاف کئے جائیں اور جب تک نیکی پر قائم رہو گے تمہیں اپنی حکومت سے معزول نہیں کیا جائے گا اور جو یہودی یا مجوس ہیں ان پر صرف ایک ٹیکس مقرر ہے اور کوئی مطالبہ ان سے نہ کرنا۔

اس کے علاوہ آپ نے عمان کے بادشاہ اور یمامہ کے سردار اور غسان کے بادشاہ اور یمن کے قبیلہ بنی نہد کے سردار اور یمن کے قبیلہ ہمدان کے سردار اور بنی علیم کے سردار اور حضرمی قبیلہ کے سردار کی طرف بھی خطوط لکھے۔ جن میں سے اکثر لوگ مسلمان ہو گئے۔ اِن خطوط کا لکھنا بتاتا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ پر کیسا کامل یقین رکھتے تھے اور کس طرح شروع سے ہی آپ کو یہ یقین تھا کہ آپ کسی ایک قوم کی طرف نبی بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ آپ ساری اقوام کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جن بادشاہوں اور رئیسوں کو خط لکھے گئے تھے اِن میں سے بعض اسلام لے آئے۔ بعضوں نے ادب اور احترام کے ساتھ خط تو قبول کر لئے لیکن اسلام نہ لائے۔ بعضوں نے معمولی شرافت دکھائی اور بعضوں نے خود پسندی اور کبر کا نمونہ دکھایا لیکن اِس میں بھی کوئی شبہ نہیں اور دنیا کی تاریخ اس پر شاہد ہے کہ اُن میں سے ہر بادشاہ اور قوم کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کیا گیا جیسا کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوں کے ساتھ معاملہ کیا تھا۔

قلعہ خیبر کی تسخیر

جیسا کہ اُوپر بیان کیا جا چکا ہے یہودی اور کفارِ عرب مسلمانوں کے خلاف اِردگرد کے قبائل کو اُبھار رہے تھے اور اب یہ دیکھ کر کہ عرب میں اتنی سکت باقی نہیں رہی کہ وہ مسلمانوں کو تباہ کر سکیں یا مدینہ پر جا کر حملہ کر سکیں۔ یہودیوں نے ایک طرف تو رومی حکومت کی جنوبی سرحد پر رہنے والے عرب قبائل کو جو مذہباً عیسائی تھے، اُکسانا شروع کیا اور دوسری طرف اپنے ان ہم مذہبوں کو جو عراق میں رہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف چٹھیاں لکھنی شروع کیں تاکہ وہ کسریٰ کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکائیں۔ میں یہ بھی اُوپر لکھ چکا ہوں کہ اِس شرارت کے نتیجہ میں کسریٰ مسلمانوں کے خلاف سخت بھڑک گیا تھا اور اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے یمن کے گورنر کو حکم بھی دے دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو محفوظ رکھا اور کسریٰ اور یہودیوں کی تدبیر کو ناکام کر دیا۔ ظاہر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہوتا تو جہاں تک مادی سامانوں کا تعلق ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف کسریٰ اور دوسری طرف قیصر کے لشکروں کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے۔ خدا ہی تھا جس نے کسریٰ کو مار دیا اور اس کے بیٹے سے یہ حکم جاری کروا دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں کوئی کارروائی نہ کی جائے اور اس نشان کو دیکھ کر یمن کے حکام اسلام لے آئے اور یمن کا صوبہ بغیر لشکر کشی کے اسلامی حکومت میں داخل ہو گیا۔ یہ صورت حالات جو یہود نے پیدا کر دی تھی اس بات کی متقاضی تھی کہ یہود کو مدینہ سے اور بھی پرے دھکیل دیا جائے کیونکہ اگر وہ مدینہ کے قریب رہتے تو یقیناً اور بھی زیادہ خونریزیوں اور شرارتوں اور سازشوں کے مرتکب ہوتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے واپس آنے کے قریباً پانچ ماہ بعد یہ فیصلہ کیا کہ یہودی خیبر سے جو مدینہ سے صرف چند منزل کے فاصلہ پر تھا اور جہاں سے مدینہ کے خلاف آسانی سے سازش کی جا سکتی تھی نکال دیئے جائیں۔ چنانچہ آپ نے سولہ سَو صحابہؓ کے ساتھ اگست 628ء میں خیبر کی طرف کوچ فرمایا۔ خیبر ایک قلعہ بند شہر تھا اور اس کے چاروں طرف چٹانوں کے اوپر قلعے بنے ہوئے تھے۔ ایسے مضبوط شہر کو اتنے تھوڑے سے سپاہیوں کے ساتھ فتح کر لینا کوئی آسان بات نہ تھی اِردگرد کی چھوٹی چھوٹی چوکیاں تو چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے بعد فتح ہو گئیں۔ لیکن جب یہودی سمٹ سمٹا کر شہر کے مرکزی قلعہ میں آ گئے تو اس کے فتح کرنے کی تمام تدابیر بیکار جانے لگیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے بتایا کہ اس شہر کی فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مقدر ہے آپ نے صبح کے وقت یہ اعلان کیا کہ میں اسلام کا سیاہ جھنڈا آج اس کے ہاتھ میں دوں گا جس کو خدا اور اس کا رسول اور مسلمان پیار کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے اِس قلعہ کی فتح اس کے ہاتھ پر مقدر کی ہے۔ اس کے بعد دوسری صبح آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور جھنڈا اُن کے سپرد کیا۔ جنہوں نے صحابہؓ کی فوج کو ساتھ لے کر قلعہ پر حملہ کیا۔ باوجود اس کے کہ یہودی قلعہ بند تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہؓ کو اُس دن ایسی قوت بخشی کہ شام سے پہلے پہلے قلعہ فتح ہو گیا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ تمام یہودی اور ان کے بیوی بچے خیبر چھوڑ کر مدینہ سے دور چلے جائیں گے اور ان کے تمام اموال مسلمانوں کے حق میں ضبط ہوں گے اور یہ کہ جو شخص اس معاملہ میں جھوٹ سے کام لے گا اور کوئی مال یا جنس چھپا کر رکھے گا وہ اس معاہدہ کی حفاظت میں نہیں آئے گا اور غداری کی سزا کا مستحق ہوگا۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

8

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

بیت الرشید ہمبرگ کے میناروں کی تقریب، مہمانوں کے ایڈریسز اور حضور انور کا پُر معارف خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

5 دسمبر 2012ء

(حصہ اول)

احباب سے ملاقات

صبح سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت بشارت اوسنا بروک میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے اور اسائلم کے لئے آئے ہوئے احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مختلف احباب سے گفتگو فرمائی اور دریافت فرمایا کہ کب آئے اور کہاں سے آئے، احباب باری باری اپنا تعارف کرواتے اور اپنے یہاں قیام کے بارہ میں بتاتے، ان اسائلم لینے والے احباب، نوجوانوں کی تعداد 45 کے قریب تھی اور ان سبھی کا قیام Osnabruck جماعت میں تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت فرمایا کہ سب آجائیں اور مصافحہ کرلیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصافحہ کے دوران ہر ایک کو یہ نصیحت فرمائی کہ اپنے اسائلم کیس میں سچ بولنا ہے اور جو صحیح اور سچی بات ہے وہ بتانی ہے۔

اس کے بعد جماعت کے دوسرے ممبران نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور یوں اس جماعت کا ہر ممبر اس برکت سے فیضیاب ہوا۔ اللّٰھم زد و بارک۔

ہمبرگ کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق اوسنا بروک (Osnabruck) سے ہمبرگ (Hamburg) کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بچیاں صبح سے ہی بیت کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ شدید سردی تھی، درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے تھا اور رات برف بھی پڑی تھی۔ اس یخ بستہ سردی میں احباب جماعت مرد وخواتین، بچے، بچیاں، نوجوان، بوڑھے بیت الذکر کے کھلے احاطہ میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے کھڑے تھے۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو بچوں اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں پیش کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور اوسنا بروک سے ہمبرگ کے لئے روانگی ہوئی۔ اوسنا بروک سے ہمبرگ کا فاصلہ قریباً 239 کلومیٹر ہے۔

بیت الرشید میں ورود

قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت ہمبرگ کے مرکز بیت الرشید میں ورود مسعود ہوا۔ ہمبرگ ریجن کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین بڑی تعداد میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت الرشید کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر ایک اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ لوکل امیر ہمبرگ چوہدری ظہور احمد صاحب اور مربی سلسلہ ہمبرگ لئیق احمد منیر صاحب نے حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی و صدر صاحبہ لجنہ ہمبرگ نے اپنی عہدیداران کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

بیت الذکر کے مینار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب گزشتہ سال اپنے دورہ جرمنی کے دوران ہمبرگ تشریف لائے تھے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی تھی کہ ہمبرگ کے جماعتی سنٹر بیت الرشید کے سامنے والے حصہ میں ایک بڑا محرابی دروازہ بنائیں اور اس دروازہ کے دائیں بائیں دو مینار زمین سے اٹھا کر چھت کے اوپر لے جائیں اور اس طرح باقاعدہ اس کو بیت الذکر کی شکل دیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہمبرگ نے اپنے مرکزی سنٹر بیت الرشید کو ایک بڑے محرابی دروازہ اور دو بلند میناروں کے ساتھ بیت الذکر کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ محرابی دروازہ کے اوپر کلمہ طیبہ لکھا گیا ہے اور آیت قرآنیہ الا بذکر اللّٰہ......بھی لکھی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ محرابی دروازہ اور مینار دیکھے اور ان کے بارہ میں امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اب اس بیت الرشید کی بیرونی دیوار میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

ایک بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ہمبرگ کے دو مراکز

ہمبرگ شہر کے علاقہ Stellingen میں جماعت احمدیہ جرمنی کی پہلی بیت فضل عمر 1951ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ اس بیت کے ساتھ مشن ہاؤس دفاتر اور رہائشی حصہ بھی ہے۔

جماعت کا یہ نیا مرکز بیت الرشید ہمبرگ شہر کے علاقہ Schnelsen میں 1994ء میں خریدا گیا۔ اس کا کل رقبہ 2 ہزار 783 مربع میٹر ہے، جبکہ مسقّف حصہ کا رقبہ 959 مربع میٹر ہے۔ اس عمارت میں تین بڑے ہال ہیں۔ دو ہالوں کو مردوں اور خواتین کے لئے بیت کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس بلڈنگ میں دفاتر اور رہائشی حصہ بھی ہے۔ جماعت ہمبرگ کا یہ مرکز، پہلے مرکز بیت فضل عمر سے کئی گنا بڑا ہے۔

اب اسی مرکز کی عمارت اور بڑے ہال کے سامنے والے حصہ میں ایک محرابی دروازہ بنا کر دو بلند مینار بنائے گئے ہیں اور اب اس کو باقاعدہ بیت کی شکل دے دی گئی ہے۔

میناروں کے افتتاح کی تقریب

آج شام ان میناروں کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام بیت الرشید کے ایک بڑے ہال میں کیا گیا تھا۔ جس میں حکومت کے مختلف اداروں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

آج کی اس تقریب میں جرمن اور دوسری مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے 71 مہمان شامل ہوئے۔ جن میں صوبہ ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی کے دس ممبران پارلیمنٹ، جرمنی کی نیشنل اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ، گرین پارٹی کی ممبر اسمبلی Goetsch صاحبہ ہمبرگ کی پولیس کے پریذیڈنٹ Kopitzsch صاحب اور جرمنی کی پانچوں سیاسی پارٹیوں SPD، CDU، Green، Left، FDP کے نمائندے، کیتھولک، پروٹسٹنٹ، یہودی، ہندو اور سکھ مذہب کے نمائندے اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمان حضرات اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ناصر جاوید صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم فضل احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت ہمبرگ نے اس تقریب کا تعارف کروایا۔

IG پولیس کا ایڈریس

اس کے بعد سب سے پہلے صوبہ ہمبرگ کے IG، انسپکٹر جنرل پولیس Wolfging Kopitzch نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا کہ میرے جماعت سے بہت پرانے دوستانہ تعلقات ہیں۔ آج سے دو سال قبل ہم نے مل کر ایک درخت لگایا تھا جو اب بڑا ہو چکا ہے۔ جو ہماری دوستی کے لئے ایک نشان ہے۔

آپ نے جو دو مینار عمارت کے باہر بنائے ہیں۔ ان کی اس شہر کے لئے بہت اہمیت ہے۔ کیونکہ میناروں کے حوالہ سے ایک لمبی بحث چلی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ جرمنی ایک ایسا ملک ہے اس میں غیر ملکی زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ یہ میرے لئے ایک فکر کا مقام ہے اصل بات یہ ہے کہ (دین) کو کس تصویر کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ ہمارے اندر ایسے لوگ ملیں گے جو بہت دوستانہ تعلق رکھتے ہیں۔ ہم مل کر سچائی کے ساتھ کام کر سکتے ہیں۔ اور اس شہر کی ترقی کے لئے کام کر سکتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ یہ میرے لئے بہت عزت کی بات ہے کہ آج خلیفۃ المسیح ہمارے درمیان موجود ہیں۔ اس (بیت) میں جو دو مینار

نصب کئے گئے ہیں اس کے لئے بھی میں نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

Kazim Abaci کا ایڈریس

بعدازاں ممبر صوبائی پارلیمنٹ Kazim Abaci صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

پیارے حضور، سب قابل احترام ممبران جماعت، میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں مدعو کیا اور (احمدیت) کے معزز مہمان کی موجودگی میں مجھے کچھ کہنے کا موقع دیا۔ ہمبرگ شہر مختلف قوموں کا مرکز ہے۔ یہاں مسلمان، ہندو، یہودی، عیسائی اور دوسرے مختلف مذاہب کے لوگ موجود ہیں اور ہمبرگ شہر کی یہ خوبی ہے کہ مختلف ممالک اور قوموں سے تعلق رکھنے والے دوست یہاں مل کر رہ سکتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ ایک کانفرنس مختلف مذاہب کی ہوئی۔ سب کو بلایا گیا تا کہ آپس کی دوریاں دور ہوں اور سب اکٹھے ہوں۔ مختلف فرقے اکٹھے ہوئے تھے، سب اس بات پر متفق ہوئے کہ ہم مل کر کام کو آگے بڑھائیں گے۔

موصوف نے کہا کہ احمدیہ جماعت ہمارے لئے ایک اہم جماعت ہے جو تشدد کے خلاف ہے اور مذہب اور سیاست کو علیحدہ علیحدہ رکھنے کی قائل ہے۔ ہم انشاء اللہ مل کر اپنے اس شہر کو ترقی دیں گے۔ آخر پر موصوف نے ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

Christa Goetsch کا ایڈریس

اس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Christa Goetsch جو Grune پارٹی کی پارلیمنٹ میں صوبائی انچارج بھی ہیں اور صوبہ کی وائس گورنر ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

معزز، قابل احترام خلیفۃ المسیح! میرے لئے آج یہ خوشی کا مقام ہے کہ گرین پارٹی کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہہ رہی ہوں اور نیک تمناؤں کا اظہار کر رہی ہوں۔

آج جو دو نئے مینار یہاں چمک رہے ہیں یہ ہمارے لئے بہت خوشی کی بات ہے۔ اس شہر کی خوبصورتی اور ترقی کے لئے کام کرنا ہم سب کی باہمی ذمہ داری ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اس شہر کی بیوت الذکر، اس شہر اور سوسائٹی کا حصہ بن جائیں اور نظر آئیں اور پیچھے پردہ میں نہ رہیں۔ ہمارے شہر میں 100 سے زائد مذاہب اور قوموں کے لوگ رہتے ہیں۔ ہم مل کر کام کرتے ہیں اور اس میں (بیوت الذکر) بہت اچھا کام کرتی ہیں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ کی (بیوت الذکر) سب کے لئے کھلی ہیں۔ جماعت یہاں امن، بھائی چارہ کے قیام کے لئے بہت کوشش کر رہی ہے۔ اس بات کی بھی خوشی ہے کہ آپ کی (بیت) کو پڑوسیوں نے خوشی سے قبول کیا ہے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ یہاں کے صدر صاحب نے اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ ہماری (بیوت) سب کے لئے کھلی ہیں۔

ہمبرگ کا شہر مختلف اقوام کے آپس میں گھل مل جانے اور ایک دوسرے میں جذب ہونے کے لحاظ سے ایک سمبل (Symbol) ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مل کر اس کام کو آگے بڑھائیں۔

آخر پر موصوفہ نے کہا میری خواہش ہے کہ آپ کی یہ (بیت) امن کا مقام بنے۔

Dr. Thomas-S-Kluth کا ایڈریس

بعدازاں صوبائی اسمبلی کی ممبر پارلیمنٹ Dr. Thomas-S-Kluth جو FDP پارٹی کے ایک بڑے لیڈر بھی ہیں، نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

معزز، قابل احترام خلیفۃ المسیح! میں اپنی پارٹی کی طرف سے آج کی اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دینے اور بات کرنے کا موقع دینے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

موصوف نے کہا ہمبرگ میں آپ کی جو سب سے پرانی بیت ہے وہ خوبصورت ترین (بیوت) میں سے ہے۔ اس کو ہم جانتے ہیں۔ آپ کی جماعت کئی سالوں سے کام کر رہی ہے۔ (دین) کا امن و سلامتی اور بھائی چارہ اور بردباری کا راستہ آپ نے دکھایا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ کی جماعت بڑھ رہی ہے۔ آپ نے دوسری (بیت) بنائی ہے اور اس اعلان سے بھی بہت خوشی ہوئی کہ احمدیہ (بیوت) ہر ایک کے لئے کھلی ہیں۔ ان کے دروازے ہر مذہب والے کے لئے کھلے ہیں۔ اس شہر میں اس علاقے میں ایسے مواقع اور پروگرام ہونے چاہئیں کہ مختلف شہر والے لوگ مل کر اکٹھے ہوسکیں۔ آپ نے اس وقت جرمن ریڈ کراس کے ساتھ مل کر خون کے عطیات دینے کا جو پروگرام بنایا ہے وہ بہت اچھا ہے اس میں زیادہ سے زیادہ لوگ شامل ہوں۔

آخر پر موصوف نے کہا کہ میں حضور انور کے اس ہمبرگ شہر میں آنے پر بہت خوشی محسوس کرتا ہوں کہ حضور یہاں آئے اور آج ہم حضور کے ساتھ اس پروگرام میں شامل ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ Dr. Thomas کے ایڈریس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

اس کے بعد چھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

تمام معزز مہمانان کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کا فضل اور رحمت آپ کے شامل حال رہے۔

سب سے پہلے میں ان تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا اور اس تقریب میں شامل ہوئے۔ آپ میں سے اکثر ہماری جماعت کے ساتھ خوب واقفیت رکھتے ہیں یا احمدی احباب کے ساتھ دیرینہ دوستانہ مراسم رکھتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ احباب جن کی احمدیہ جماعت کے ساتھ حال ہی میں شناسائی ہوئی ہے وہ بھی اپنے دلوں میں جماعت کے بارے میں مزید جاننے کی جستجو رکھتے ہیں۔ آپ لوگوں کا یہاں حاضر ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ احمدی...... سے تعلق قائم کرنے میں اور ان کی (بیوت الذکر) میں جانے میں خطرہ والی کوئی بات نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آجکل کے حالات میں جب (دین) کے بارے میں اکثر خبریں اور رپورٹیں انتہائی منفی ہوتی ہیں تو آپ میں سے جو غیر مسلم ہیں ممکن تھا کہ وہ فکرمند ہوتے کہ (بیت) میں آنا ان کے لئے مشکلات پیدا کرسکتا ہے بلکہ نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے۔ تاہم آپ لوگ جو اس تقریب میں شامل ہوئے ہیں اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ آپ کو احمدی...... سے کوئی ڈر نہیں ہے اور آپ ان کو اپنے لئے خطرہ نہیں جانتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کے یہاں آنے سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ آپ احمدیوں کو ایک مقام دیتے ہیں اور انہیں اپنی طرح اور دیگر اکثریت کی طرح مخلص اور شائستہ لوگ سمجھتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ میں اس امکان کو بھی رد نہیں کرتا کہ آپ میں چند احباب اگرچہ وہ اس تقریب میں آج شامل ہیں، اپنے دلوں میں بعض تحفظات رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس تقریب کے منفی اثرات بھی ہوسکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ فکرمند ہوں کہ آپ کو متشدد رجحانات اور خیالات کے حامل لوگوں کے ساتھ بیٹھنا پڑے گا۔ اگر آپ میں سے کوئی ان فکرات کو اپنے دل میں لئے بیٹھا ہے تو وہ ان کو فوراً مٹا دے۔ ہم اس معاملے میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں اور اگر کسی طرح کوئی متشدد شخص اس (بیت) میں یا ہمارے احاطے میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو ہم اس کو یہاں سے فوراً نکالنے کے لئے ٹھوس قدم اٹھائیں گے۔ پس آپ یقین رکھیں کہ آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔

احمدیہ...... جماعت ایک ایسی جماعت ہے کہ اگر اس کا کوئی فرد کسی جگہ یا کسی موقع پر متشدد رجحان ظاہر کرتا ہے، قانون کی پاسداری نہیں کرتا اور امن خراب کرتا ہے۔ تو اسے جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ لفظ...... کی وجہ سے ہم یہ سخت قدم اٹھانے کے پابند ہیں۔ کیونکہ...... کا لفظی مطلب ہی انس اور تحفظ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری جماعت ....۔ پیشگوئی کے مطابق ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مصلح بنا کر بھیجے گا جو مسیح اور مہدی ہوگا تا کہ (دین) کی صحیح تصویر دنیا میں قائم کی جاسکے ہم احمدیہ...... جماعت ایمان رکھتے ہیں کہ بانی جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ شخص ہیں جو اس پیشگوئی کے مطابق بھیجے گئے ہیں اللہ کے فضل سے یہ سلسلہ دنیا بھر کے 202 ممالک میں پھیل چکا ہے ان تمام ممالک میں ہر طبقہ کے لوگ جو مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور جماعت میں شامل ہونے کے ساتھ وہ اپنے اپنے ممالک میں ایک وفادار شہری کی ذمہ داریاں بھی بخوبی نبھا رہے ہیں ان احباب کی محبت جو انہیں (دین) سے اور اپنے ملک سے ہے اس میں آپس میں کوئی تضاد نہیں بلکہ یہ دونوں محبتیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔ احمدی...... جہاں کہیں بھی رہتے ہوں وہ اپنی پوری قوم میں سب سے زیادہ وفادار شہری ہوتے ہیں۔ میں بغیر کسی شک و شبہ کے یہ بات کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کی ایک بڑی اکثریت میں یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ انہی خوبیوں کی وجہ سے جب احمدی...... ایک ملک سے دوسرے ملک ہجرت کرتے ہیں تو وہاں کے معاشرے کا حصہ بننے میں وہ پریشان نہیں ہوتے کہ جن ممالک میں انہوں نے سکونت اختیار کی ہے ان ممالک کے وسیع تر قومی مفاد میں وہ اپنا کردار کیسے ادا کریں گے۔ احمدی جہاں بھی جاتے ہیں وہ اپنے ملک سے محبت کریں گے جیسے ہر سچے شہری پر فرض ہوتا ہے اور اپنی زندگیاں اپنے ملک کی بہتری اور ترقی کے ذرائع ڈھونڈنے میں لگا دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ (دین) ہی ہے جو ہمیں سکھاتا ہے کہ اپنی زندگیاں کیسے بسر کرنی ہیں اور یقیناً یہ ہمیں صرف سطحی طور پر یا سرسری طور پر اس بات کا حکم نہیں دیتا بلکہ اپنے قیام والے ملک سے مکمل طور پر وفادار اور جاں نثار رہنے کا حکم دیتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے بہت واضح طور پر اس بات پر زور دیا کہ وطن سے محبت ہر سچے...... کے ایمان کا حصہ ہے۔ **جب اپنے وطن سے محبت کرنا (دین) کے بنیادی اصولوں میں سے ہے تو کس طرح کوئی سچا...... اپنے وطن سے بے وفائی یا غداری دکھا سکتا ہے** اور اس طرح اپنے ایمان کو نظر انداز کرسکتا ہے۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے۔ اپنے تمام بڑے اجلاسات میں، تمام احباب جماعت، خواہ وہ مرد ہوں، مستورات ہوں، بچے ہوں یا بوڑھے وہ کھڑے ہوکر خدا کو اپنا گواہ بنا کر ایک عہد کرتے ہیں۔ اس عہد میں وہ وعدہ کرتے ہیں اپنی جان، مال، وقت

اورعزت کوقربان کرنے کا، نہ صرف اپنے مذہب کے لئے بلکہ اپنی قوم اور وطن کی خاطر بھی۔ اس لئے ان لوگوں کی نسبت اور کون ہے جو زیادہ وفادار ہونے کا دعویٰ کرسکتا ہے انہیں اپنے وطن کی خدمت کی طرف مسلسل یاددہانی کرائی جاتی ہے اوران سے یہ عہد بار بارلیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ایمان، وطن اور ملک کے لئے ہر ایک چیز کوقربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں ایک سوال جولوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہوسکتا ہے وہ یہ ہے کہ جرمنی میں مسلمانوں کی اکثریت پاکستان، ترکی اور دوسرے ایشیائی ممالک سے آئی ہوئی ہے اس لئے جب اپنے وطن کے لئے قربانی کرنے کا وقت آئے گا تو وہ جرمنی کی نسبت اپنے آبائی ممالک کو زیادہ ترجیح دیں گے۔

اس لئے میں وضاحت کردوں اور سمجھا دوں کہ جب کوئی شخص جرمن Nationality لیتا ہے یا کسی بھی ملک کی Nationality لیتا ہے، تب وہ اس ملک کا مکمل شہری بن جاتا ہے۔ میں نے اس سال کچھ عرصہ پہلے کوبلنز میں جرمنی کے ملٹری Headquarters میں یہی نکتہ بیان کیا تھا۔ میں نے (-) تعلیمات کے ذریعہ سمجھایا تھا کہ ایسی صورتحال میں جب جرمنی ایسے ملک کے ساتھ حالت جنگ میں ہو جس کے باشندے جرمن کے شہری بن چکے ہوں تو ان افراد کو کیا کرنا چاہئے۔ اگر مہاجر کے دل میں اپنے ملک کے لئے احساس ابھرنے کا خدشہ ہو اور یہ احتمال ہو کہ اس کے دل میں جرمنی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ بن سکتا ہے تو اسے فوراً اپنی جرمن شہریت یا Immigrants Status واپس کرکے اپنے آبائی ملک واپس چلے جانا چاہئے۔

لیکن اگر وہ رہنا چاہتا ہے تو (دین) اپنے ملک سے جس میں وہ رہائش پذیر ہو کسی بھی قسم کی بے وفائی کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ ایک بہت واضح اور غیر مبہم تعلیم ہے۔ اسلام کسی بھی قسم کے باغیانہ رویہ کی اجازت نہیں دیتا یا کسی شہری کو اپنی رہائشی ملک کے خلاف سازش کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی اس ملک کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ہجرت کئے ہوئے وطن کے خلاف کام کرتا ہے یا اس کو کوئی نقصان پہنچاتا ہے تو اس سے ایسا ہی سلوک ہونا چاہئے جیسا ایک غدار یا ملک کے دشمن سے ہوتا ہے اور ملک کے قانون کے مطابق اس کو سزا ملنی چاہئے۔ یہ ایک (-) مہاجر کے حالات کو واضح کر دیتا ہے۔ اب ایک صورت یہ ہے کہ جہاں ایک جرمن نژاد یا کسی اور ملک کا کوئی باشندہ جو اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے بڑی واضح ہدایت ہے کہ وہ اپنے وطن سے کامل وفاداری کا تعلق قائم رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور سوال جو کہ بسا اوقات کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی مغربی ملک کسی مسلمان ملک سے جنگ کرے تو اس ملک کے مسلمانوں کا کیا رویہ ہونا چاہئے؟

اس کا جواب دینے کے لئے میں سب سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ ہماری جماعت کے بانی، حضرت مسیح موعود نے سمجھایا ہے کہ ہم اب اس دور میں ہیں کہ جہاں مذہبی جنگوں کا مکمل خاتمہ ہو چکا ہے۔

تاریخ میں ایسے واقعات ہیں جب مسلمانوں کی دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ جنگیں اور لڑائیاں ہوئیں۔ ان جنگوں میں غیر مسلموں کا مقصد مسلمانوں اور اسلام کو مٹانا تھا۔ پہلے کی اکثر جنگوں میں پہلا قدم غیر مسلموں کی طرف سے اٹھایا گیا تو مسلمانوں کے پاس اپنے اور اپنے مذہب کے دفاع کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ہمیں سمجھایا کہ اب ایسے حالات نہیں رہے۔ کیونکہ اب کوئی حکومت ایسی نہیں ہے جو (-) کو مٹانے کے لئے جنگ کا اعلان کررہی ہے یا جنگ کررہی ہے۔ اس کے برعکس آجکل تو غیر مسلم مغربی ممالک میں بہت مذہبی آزادیاں ہیں۔ ہماری جماعت بہت شکرگزار ہے اسے یہاں مکمل آزادی حاصل ہے کہ احمدی...... غیر مسلم ممالک میں (دین) کی (-) کرسکتے ہیں۔ اس لئے یہاں یہ ممکن ہے کہ ہم (دین) کی سچی اور خوبصورت تعلیمات کی اشاعت کر سکتے ہیں۔ جو کہ مغربی ممالک کے لئے امن اور رواداری کا پیغام ہیں۔ یقیناً یہ مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری کی وجہ سے ہی ہے کہ میں آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور سچے (دین) کو پیش کررہا ہوں۔

اس لئے آج مذہبی جنگوں کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور صرف دوسری وجہ جو پیدا ہوسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مسلمان اکثریت والا ملک اور ایک عیسائی اکثریت والا ملک ایک غیر مذہبی جنگ میں ملوث ہو جائیں۔ پھر کس طرح مسلمان شہری جو وہاں رہ رہے ہیں وہ اس عیسائی ملک میں یا کسی اور ملک میں ردعمل دکھائیں گے۔

اس سوال کا جواب دینے کے لئے اسلام نے ایک سنہری اصول پیش کیا ہے۔ جو یہ ہے کہ ایک شخص کو کبھی بھی کسی بے رحمی یا جبر والے کام میں ملوث نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے اگر ایک مسلمان ملک کی طرف بے رحمی اور جبر کیا جارہا ہو تو اس کو روکنا چاہئے۔ اسی طرح اگر کسی عیسائی ملک کی طرف سے بے رحمی کی جارہی ہو تو اس کو بھی روکنا چاہئے۔ ایک فرد واحد کس طرح اپنے ملک کو بے رحمی اور ناانصافی سے روک سکتا ہے؟ اس کا جواب بہت ہی سادہ ہے۔ آج کے دور میں مغربی ممالک میں جمہوریت مقبول ہے۔ اگر ایک انصاف پسند آدمی دیکھتا ہے کہ اس کی گورنمنٹ جابرانہ طریق پر کام کررہی ہے تو اسے اپنی آواز اس کے خلاف اٹھانی چاہئے اور اپنے ملک کو راہ راست کی طرف راہنمائی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لوگوں کی ایک جماعت بھی اس کے خلاف آواز اٹھا سکتی ہے۔ اگر ایک شہری دیکھے کہ اس کا ملک دوسرے ملک کی خودمختاری میں دخل اندازی کررہا ہے تو اسے اپنی گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہئے اور اپنی تشویش کو واضح کرنا چاہئے۔ **کھڑے ہوکر امن کے ساتھ اپنی تشویش کو واضح کرنا کوئی بغاوت یا شورش نہیں۔ بلکہ یہ تو اپنے وطن سے حقیقی محبت کا اظہار ہے۔** ایک انصاف پسند شہری یہ کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ اس کے ملک کی شہرت خراب ہو یا بین الاقوامی برادری میں اس کی ذلت اور بے حرمتی ہو۔ چنانچہ اس طرح اپنی آواز بلند کرکے اپنے ملک کو انصاف کی طرف بلا کر وہ اپنے ملک سے محبت اور وفاداری کا اظہار کررہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک بین الاقوامی برادری اور ان کی تنظیموں کا تعلق ہے، اسلام اس کے بارے یہ تعلیم دیتا ہے کہ جہاں ایک ملک پر ناانصافی کے ساتھ حملہ کیا جارہا ہو تو دوسری قوم کو چاہئے کہ وہ اس کی مذمت کریں اور زیادتی کرنے والے کو روکنے کی کوشش کریں۔ اگر زیادتی کرنے والا ملک اپنے ہوش وحواس میں واپس آجاتا ہے اور کنارہ کشی اختیار کرلیتا ہے تو انتقام لینے کے لئے یا صورتحال کا فائدہ اٹھانے کے لئے اس پر تکلیف دہ سزائیں اور غیر عادلانہ فیصلے صادر نہیں کئے جانے چاہئیں۔

اسلام کی تعلیمات کی خصوصیت ہی یہ ہے کہ تم امن کو ضرور پھیلاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کا وصف یہ بتایا ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے امن پسند لوگ محفوظ ہوتے ہیں۔

جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اسلام یہ درس دیتا ہے کہ تمہیں کبھی بھی بے رحمی، ظلم یا جبر میں شریک نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ہے وہ خوبصورت اور حکیمانہ تعلیم جو ایک سچے مسلمان کی ایک باعزت اور باوقار رتبہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام سعید اور معزز لوگ خواہش کریں گے کہ ایسے پُرامن اور نیک خیال رکھنے والے لوگ ان کے معاشرے میں رہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ایک خوبصورت تعلیم دی ہے جس کے مطابق انہیں اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ ایک حقیقی مومن کو ہمیشہ ایسی چیزوں کی تلاش میں رہنا چاہئے جو کہ پاک اور صاف ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ جہاں کہیں بھی مسلمان کو کوئی حکمت کی بات ملے یا کوئی بھی عظمت والی چیز ہو تو وہ اسے اپنا ورثہ بنا لے۔

چنانچہ اسی جذبے کے ساتھ جس طرح کوئی آدمی اپنے وراثتی حق کو طلب کرتا ہے، مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جہاں کہیں بھی اور جس سے بھی انہیں پُرحکمت مشورہ اور اچھائی کی بات ملے انہیں اس کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس دور میں جبکہ اتنی پریشانیاں لاحق ہیں، ہجرت کرنے والوں کے معاشرے میں جذب ہونے کے بارہ میں یہ کیا ہی خوبصورت اور کامل اصول ہے جو کہ مسلمانوں کو بتایا گیا ہے یعنی معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے لئے اور اپنے مقامی معاشرے میں جذب ہونے کے لئے ان کو ہر معاشرہ، ہر صوبہ، ہر شہر اور ہر ملک کے اچھے پہلوؤں کو اپنانا چاہئے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس طرح کے اخلاق کو سیکھ جانا ہی کافی نہیں بلکہ مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں۔

یہ ہے وہ راہنمائی جو کہ حقیقی طور پہ باہمی اتحاد اور اعتبار اور محبت کی روح پیدا کرتی ہے۔ یقیناً کون ہے جو ایک حقیقی مومن سے زیادہ امن پسند ہوسکتا ہے؟ جو کہ اپنے ایمان کی شرائط کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی دوسرے معاشرے کی تمام مثبت باتیں اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کون ہے جو اس سے زیادہ امن اور تحفظ پھیلا سکتا ہے؟

آج مواصلات کے ذرائع کے سبب دنیا ایک عالمی گاؤں کی حیثیت اختیار کرچکی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 1400 سال قبل ہی پیشگوئی کردی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ دنیا ایک ہوجائے گی اور فاصلے کم نظر آنے لگیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیز اور جدید روابط کے ذرائع سے لوگ پوری دنیا کو دیکھ سکیں گے۔

دراصل یہ قرآن کریم کی ایک پیشگوئی ہے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرکے سمجھائی۔ اس ضمن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ جب ایسا وقت آئے گا تو لوگوں کو تلاش کرکے ایک دوسرے کے اچھے طور طریقے اپنانے چاہئیں اور انہیں اختیار کرنا چاہئے۔ اس طرح جس طرح لوگ اپنی گمشدہ ملکیت کو ڈھونڈتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمام مثبت باتیں اختیار کرنی چاہئیں۔

دوسرے لفظوں میں اسے اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ تمام خوبیوں کو اپنانا چاہئے۔ قرآن مجید نے اس تعلیم کو یوں بیان کیا ہے کہ سچا مسلمان وہی ہے جو نیکی کو اختیار کرتا ہے اور بدی سے روکتا ہے۔ ان تمام چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے کون ایسا ملک یا معاشرہ ہوگا جو کہے گا کہ وہ ایسے امن پسند مسلمان یا اسلام کو اپنے اندر جگہ نہیں دینا چاہے گا یا برداشت نہیں کرے گا۔ پچھلے سال مجھے برلن کے میئر سے ملنے کا موقع ملا تو میں نے انہیں بتایا کہ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم کسی بھی معاشرے کے خوبصورت پہلوؤں کے متعلق یہ خیال کرو کہ گویا وہ تمہاری ہی میراث ہے۔ اس پر میئر صاحب نے کہا کہ اگر آپ لوگ اس تعلیم پر عمل کریں گے تو بلاشبہ ساری دنیا آپ کے شانہ بشانہ کھڑی ہوگی اور آپ کا ساتھ دے گی۔

مگر مجھے حیرت بھی ہوئی اور دکھ بھی ہوا کہ جرمنی میں ایسے اشخاص بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمان اپنے اندر اتنی صلاحیت ہی نہیں رکھتے کہ وہ جرمن معاشرے کا حصہ بن سکیں۔ یقیناً یہ بات درست

ہے کہ اسلام کی وہ شکل جو انتہا پسند پیش کرتے ہیں۔ اس میں واقعی ایسی صلاحیت نہیں کہ وہ جرمن یا کسی بھی معاشرے کا حصہ بن سکے۔ بیشک ایک وقت آئے گا کہ مسلمان ممالک سے بھی انتہا پسندی کے خلاف ٹھوس آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی تاہم وہ حقیقی اسلام جو نبی کریم ﷺ اس دنیا میں لے کر آئے وہ ہمیشہ ہی سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچتا رہے گا۔ اس زمانہ میں (دین) کی اصل تعلیم کو دوبارہ اجاگر کرنے کے لئے اللہ نے حضرت مسیح موعود کو ...... مبعوث فرمایا۔ لہٰذا آپ کی جماعت (دین) کی اسی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل پیرا ہے اور اسی کی تعلیم دیتی ہے۔

اب اس بات کو واضح ہونا چاہئے کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ حقیقی اسلام معاشرہ کا مثبت حصہ نہیں بن سکتا۔ حقیقی اسلام وہ ہے جو معاشرہ میں نیکیوں اور خوبیوں کی ترویج کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حقیقی اسلام مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ برائی اور ظلم جہاں بھی ہو اس سے اجتناب کرو۔ اسلام پر یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ یہ معاشرہ کا مثبت حصہ نہیں بن سکتا حالانکہ اسلام تو ایک مقناطیس کی مانند خود معاشرہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ ایک شخص کو صرف اپنے لئے امن کے حصول کی خواہش اور کوشش ہی نہیں کرنی چاہئے بلکہ اسے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ امن اور رواداری باقی ساری دنیا میں بھی پھیلے۔ ایسی بے نفس سوچ ہی دنیا میں امن قائم کرنے کا راستہ دکھا سکتی ہے۔ کیا کوئی معاشرہ ہوگا جو اس تعلیم کی تعریف نہ کرے اور اس نقطہ نظر کو تسلیم نہ کرے۔ یقیناً ایک اچھا معاشرہ نہیں چاہے گا کہ اس میں بداخلاقیاں اور برائیاں پھیلیں اور نیکیوں اور امن کو پھیلنے سے روکا جائے۔ مگر جب ہم نیکی کی تعریف کرتے ہیں تو عین ممکن ہے کہ اس کی تعریف میں ایک مذہبی شخص اور ایک غیر مذہبی شخص کا آپس میں اختلاف ہو سکتا ہے۔

اسلام جن نیکیوں اور خوبیوں کی تعلیم دیتا ہے ان میں سے دو نیکیاں ہیں جو نیکیوں کا منبع ہیں اور تمام نیکیاں ان سے ہی آگے پھوٹتی ہیں۔ ان میں سے ایک حقوق اللہ ہیں اور دوسرے حقوق العباد ہیں۔ جہاں تک پہلی نیکی کی قسم کا تعلق ہے تو اس میں مذہبی اور غیر مذہبی افراد اختلاف رکھ سکتے ہیں مگر دوسری قسم یعنی حقوق العباد تو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ حقوق اللہ کا تعلق اللہ کی عبادت سے ہے اور تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ جہاں تک حقوق العباد کا تعلق ہے تو یہ ایسے حقوق ہیں کہ مذہب اور معاشرہ دونوں اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ اسلام ہمیں بہت گہرائی اور تفصیل میں جا کر حقوق العباد کے بارے میں تعلیم دیتا ہے۔ اس ساری تعلیم کا احاطہ کرنا اس مختصر وقت میں ناممکن ہے تاہم میں چند اہم حقوق کا ذکر کروں گا جو اسلام نے بندوں کے بندوں پر رکھے ہیں اور جن کی معاشرے میں امن کے قیام کے لئے بہت اہمیت ہے۔

اسلام ہمیں درس دیتا ہے کہ ہم دوسروں کے جذبات کا خیال رکھیں۔ یہ جذبات مذہبی بھی ہیں اور معاشرے کے دوسرے عمومی معاملات کے بارے میں بھی ہیں۔ ایک موقع پر جب ایک یہودی شخص اور مسلمان کا ایک مسئلہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے تصفیے کے لئے آیا تو آپؐ نے مذہبی جذبات کا احترام کرنے کے لئے اس یہودی شخص کی طرفداری فرمائی۔ اس یہودی شخص کے مذہبی احساسات کا پاس رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے مسلمان شخص کو منع فرمایا کہ وہ آپ ﷺ کو موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دے۔ گو کہ وہ جانتا تھا کہ آپ آخری شریعت لائے ہیں اور افضل نبی ہیں۔ پس یہ وہ اسلوب ہیں جن سے آپؐ نے دوسروں کے جذبات کا احترام فرمایا اور معاشرے میں امن قائم فرمایا۔ اسلام کی ایک اور عظیم تعلیم معاشرے کے غربا اور پسماندہ لوگوں کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اس کے لئے اسلامی تعلیم یہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ ایسے مواقع کی تلاش کرنے چاہئیں جن کے ذریعے معاشرے کے محروم طبقے کا معیار زندگی بہتر بنایا جاسکے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بے لوث ہو کر معاشرے کے پسماندہ طبقات کی مدد کریں مگر ایسے انداز میں کہ ان کا کسی طور پر استحصال نہ ہو۔ بدقسمتی سے آجکل کے دور میں ایسے منصوبے اور مواقع جو بظاہر تو ان محروم لوگوں کی مدد کے لئے شروع کئے جاتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایسے قرضوں کی صورت میں ہوتے ہیں جن کی بناء سود پر ہوتی ہے۔ مثلاً طلباء کو اکثر امداد فراہم کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تعلیم مکمل کر لیں یا لوگوں کو قرضہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار شروع کر لیں مگر اس رقم کی ادائیگی کئی سال بلکہ بعض دفعہ کئی دہائیاں لے لیتی ہے اور اگر کئی سال کی محنت کے بعد معاشی بحران آجائے تو ایسے افراد دوبارہ مقروض ہونے کی حالت میں پہنچ جاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو ان کی معاشی حالت پہلے سے بھی زیادہ دگرگوں ہو جاتی ہے۔ پچھلے چند سالوں کے معاشی بحران میں جس نے دنیا کے کئی ممالک کو نشانہ بنایا ہم نے ایسی لاتعداد مثالیں دیکھی یا سنی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور الزام جو اسلام کے ساتھ اکثر جوڑا جاتا ہے وہ یہ کہ اسلام عورتوں کے حقوق کے بارے میں مساویانہ اور انصاف پر مبنی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ الزام بالکل بے سروپا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے عورتوں کو ایک باوقار اور معزز مقام دیا ہے۔ میں اس بارے چند ایک مثالیں دیتا ہوں۔ ایسے وقت میں جب عورت کی حیثیت محض ایک مملوکہ لونڈی کی طرح چوپایوں کی مانند تھی اسلام نے عورتوں کو یہ حق دیا کہ اگر ان کے خاوند کا رویہ نامناسب ہے تو وہ اس سے طلاق لے سکتی ہے۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ آج کے ترقی یافتہ ممالک میں بھی یہ حقوق پوری طرح گزشتہ صدی میں ہی قائم کئے جاسکے ہیں۔ مزید اسلام نے عورت کو ورثہ کا بھی حقدار بنایا اور ایسے وقت میں بنایا جب عورت معاشرہ میں بے حیثیت گردانی جاتی تھی۔ یہ بھی ایک ایسا حق ہے جو یورپ میں بھی عورتوں کو ماضی قریب میں ہی ملا ہے۔ اسلام ہمسایوں کے حقوق بارے بھی درس دیتا ہے اور قرآن اس سلسلے میں تفصیل سے وضاحت کرتا ہے کہ کون تمہارا ہمسایہ ہے اور اس کے کیا حقوق ہیں۔ وہ جو تمہارے ساتھ بیٹھتا ہے اور جس کا گھر تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارا ہمسایہ ہے خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں۔ حقیقت میں چالیس گھروں تک کو ہمسائیگی میں شمار کیا گیا ہے۔ وہ لوگ جن کے ساتھ ہم سفر کرتے ہیں انہیں بھی ہمارا ہمسایہ کہا گیا ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم ان کا خیال رکھیں۔ ان حقوق پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آپ کو خیال ہوا کہ ہمسایہ کو وراثت میں بھی حق دے دیا جائے گا۔ اس تعلیم پر اس قدر زور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس حد تک فرمایا کہ وہ شخص جس سے اس کے ہمسایہ محفوظ نہیں وہ اس قابل نہیں کہ اسے ایک مومن یا مسلمان گردانا جائے۔ دوسرے لوگوں سے حسن سلوک کے بارے ایک اور تعلیم یہ ہے کہ سب لوگ مل جل کر کمزور اور بے بس کی مدد کریں کہ وہ بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے اور اپنی حالت بہتر کر سکے۔ اس تعلیم کے حوالے سے اپنا فرض ادا کرنے کے لئے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے احمدیہ ...... جماعت دنیا بھر میں غریب اور محروم افراد کے لئے پرائمری اور ہائر ایجوکیشن کی سطح کی تعلیم کا انتظام کر رہی ہے۔ ہم سکول تعمیر کر رہے ہیں اور انہیں چلا رہے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے مالی امداد اور دیگر وظائف دیئے جارہے ہیں تاکہ وہ لوگ جو پسماندہ علاقوں میں رہتے ہیں وہ بھی اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کی ایک اور تعلیم یہ ہے کہ اپنے تمام وعدوں اور عہدوں کو پورا کرو۔ اس میں وہ تمام وعدے شامل ہیں جو آپ ایک دوسرے سے کرتے ہیں اور وہ وعدہ بھی جو ایک مسلمان اپنے ملک سے وفاداری کا کرتے ہیں۔ اسی کا ذکر میں نے پہلے بھی کیا تھا۔ یہ چند نکات ہیں جن کا ذکر میں نے آپ کے سامنے اس لئے کیا ہے کہ آپ کو اندازہ ہو کہ اسلام کتنا پیار و محبت والا مذہب ہے۔ یہ بڑے دکھ والی صورتحال ہے کہ جتنی شدت سے اسلام نے امن کی تعلیم اور ترغیب دی ہے اتنی ہی شدومد سے مخالفین اسلام یا وہ جو اس سے صحیح واقفیت نہیں رکھتے اس پر بے بنیاد الزامات لگاتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اس دور میں احمدیہ ...... جماعت (دینی) کے صحیح پیغام کی (دعوت الی اللہ) کر رہی ہے اور اس پر عمل کر رہی ہے۔ اسی کی روشنی میں ان لوگوں سے کہتا ہوں جو چند لوگوں کے انفرادی عمل کو بنیاد بنا کر اسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں کہ بیشک آپ ایسے لوگوں کو مورد الزام بنائیں مگر ان مثالوں کو بنیاد بنا کر اسلام کی اصل تعلیم کو بدنام نہ کریں۔ آپ کو اسلام کی تعلیمات کو جرمنی یا کسی بھی اور ملک کے لئے خطرہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ آپ کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ کیا ایک مسلمان جرمن معاشرے کا حصہ بن سکتا ہے یا نہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ اسلام کی ایک امتیازی خوبی ہے کہ یہ مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ وہ ہر اچھی بات کو اختیار کریں۔ پس مسلمان بلاشبہ کسی بھی معاشرہ میں رہ سکتے ہیں۔ اگر کوئی اس کے برعکس کام کرتا ہے تو وہ صرف نام کا مسلمان ہے اور اسلام کی اصل تعلیم سے اس کا تعلق نہیں۔

یقیناً جب کسی مسلمان کو کوئی ایسا حکم دیا جائے گا جو صحیح نہیں یا کوئی ایسا کام کہا جائے جو حیا کی اس تعلیم کے برخلاف ہو جو قرآن میں ہے، دین کی واضح ہدایات کے برخلاف ہے تو وہ یقیناً اس پر عمل نہیں کرے گا۔ مگر یہ چیزیں Integration کے زمرہ میں نہیں آتیں بلکہ ان کا تعلق شخصی مذہبی آزادی سے ہے۔ مذہبی آزادی کی پامالی ایسا امر نہیں کہ مسلمان اس بارے کوئی علیحدہ سے مؤقف رکھتے ہیں بلکہ تمام سعید فطرت اس بارے میں بڑا واضح مؤقف رکھتے ہیں کہ کسی حکومت یا معاشرہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی فرد کے ذاتی مذہبی حق میں دخل اندازی کرے۔

میری دعا ہے کہ جرمنی اور باقی تمام ممالک بھی جو اب مختلف اقوام اور معاشرے کے لوگوں کا مسکن بن چکے ہیں، یہ بردباری اور رواداری کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور دوسروں کے جذبات کا احترام کرنے والے ہوں۔ اس طرح یہ باہمی محبت اور رواداری میں دوسروں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ بن جائیں گے اور یہی چیز دنیا کے دائمی امن کی ضامن ہوگی اور دنیا کو اس تباہی سے بچانے والی ہوگی جس کی طرف آج یہ دنیا باہمی برداشت کے فقدان اور دوسروں کے جذبات کا احترام نہ کرنے کی وجہ سے جا رہی ہے۔ مکمل تباہی کا خطرہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ پس تباہی سے بچنے کے لئے ہر قوم اور ہر فرد کو خواہ وہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی اپنے قدم بہت احتیاط سے اٹھانے پڑیں گے۔ کاش کہ تمام لوگ اس حقیقت کا ادراک کر لیں۔ آخر پر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آنے کے لئے وقت نکالا اور میری باتوں کو سنا۔ اللہ آپ پر فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم جنوری 2013ء

12:30 am ریئل ٹاک
1:30 am راہ ھدیٰ
3:15 am خطبہ جمعہ 12۔اکتوبر 2012ء
4:15 am جلسہ سالانہ تقاریر
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:10 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am ان سائیٹ
5:55 am الترتیل
6:30 am دورہ حضور انور
7:00 am رفقاء احمد
7:35 am کڈز ٹائم
8:10 am خطبہ جمعہ 9 مارچ 2007ء
9:10 am تقاریر جلسہ سالانہ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء
1:00 pm ان سائیٹ
1:30 pm جنگلی حیات۔سیگلز
2:00 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشن سروس
4:00 pm سندھی سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم اور ان سائیٹ
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:05 pm بنگلہ پروگرام
8:15 pm سپینش پروگرام
9:00 pm علم الابدان
9:30 pm سیرت النبی ﷺ
10:05 pm فرنچ پروگرام
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء

2 جنوری 2013ء

12:45 am عربی سروس
1:45 am ان سائیٹ
2:15 am علم الابدان
2:55 am جنگلی حیات۔سیگلز
3:15 am سیرت النبی ﷺ
4:00 am سوال وجواب
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:25 am جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء
7:25 am فرنچ پروگرام
8:00 am جنگلی حیات۔سیگلز
8:15 am علم الابدان
8:55 am سیرت النبی ﷺ
9:40 am لقاء مع العرب
11:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس
11:40 pm الترتیل
12:10 pm جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء
1:05 pm ریئل ٹاک
2:05 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشن سروس
3:55 pm سواحیلی سروس
5:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس
5:40 pm الترتیل
6:10 pm خطبہ جمعہ 16 مارچ 2007ء
7:05 pm بنگلہ سروس
8:10 pm فقہی مسائل
8:35 pm کڈز ٹائم
9:10 pm فیتھ میٹرز
10:10 pm میدان عمل کی کہانی
11:15 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:35 pm جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء

3 جنوری 2013ء

12:25 am ریئل ٹاک
1:25 am فقہی مسائل
1:50 am کڈز ٹائم
2:25 am میدان عمل کی کہانی
3:00 am خطبہ جمعہ 16 مارچ 2007ء
3:55 am انتخاب سخن
5:05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:40 am الترتیل
6:10 am جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء
7:05 am فقہی مسائل
7:30 am مشاعرہ
8:40 am فقہی مسائل
9:55 am لقاء مع العرب
11:05 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am یسرنا القرآن

باقی صفحہ 8 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم ملک خضر حیات صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد قاسم صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب نصیر آباد غالب ربوہ لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔ان کا جگر کام کرنا چھوڑ گیا ہے۔معدے کے مرض میں بھی مبتلا ہیں۔فیصل آباد کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عامر اعجاز کھوکھر صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ مبارکہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد کھوکھر صاحب مرحوم باب الابواب غربی ربوہ عرصہ تین سال سے فالج کی وجہ سے صاحب فراش ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔جسم حرکت نہیں کر سکتا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

تقریب آمین

مکرم راجہ عطاء اللہ خان صاحب دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی فاطمہ رضوان بنت مکرم راجہ رضوان احمد صاحب نے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کرلیا ہے۔اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ ڈاکٹر صوبیہ رضوان صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ بچی سے قرآن کریم اس کے پھوپھا مکرم رانا عبدالماجد صاحب نے سنا اور دعا کروائی۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے نیز خادمہ دین، نیک اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ولادت

مکرمہ عفاف اظہر صاحبہ کینیڈا تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو دو بیٹیوں کے بعد 22 نومبر 2012ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔جس کا نام فاران احمد سہیل تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم اظہر احمد سہیل صاحب سکار بورو، کینیڈا کا بیٹا، مکرم چوہدری مبارک احمد نصیر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالسمیع ظفر صاحب مارکھم کینیڈا کا نواسہ ہے۔ احباب سے صحت وسلامتی والی بامقصد زندگی والا، نیک، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ منورہ ندیم صاحبہ ترکہ مکرم سید رفیق احمد بخاری صاحب)

مکرمہ منورہ ندیم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم سید رفیق احمد بخاری صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعات نمبر 6/9 محلہ دارالعلوم شرقی برقبہ 1 کنال 3 مرلہ 17 مربع فٹ میں سے 13 مرلہ 173 مربع فٹ اور 11/28 محلہ دارالرحمت برقبہ 1 کنال 13 مرلہ میں سے 16 مرلہ 136 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا قطعہ نمبر 6/9 دارالعلوم شرقی کے حوالہ سے غزالہ احمد سلام صاحبہ اور ناصر بخاری صاحب کے علاوہ دیگر ورثاء کا حصہ مکرم محمد اسماعیل بخاری صاحب کے نام منتقل کردیا جائے۔ جبکہ قطعہ نمبر 11/28 دارالرحمت کی جملہ ورثاء میں شرعی تقسیم کردی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرمہ بشریٰ رفیق صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرمہ منورہ ندیم صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرمہ تہمینہ رفیق صاحبہ (بیٹی)
5۔مکرم محمد اسماعیل بخاری صاحب (بیٹا)
6۔مکرمہ غزالہ احمد سلام صاحبہ (بیٹی)
7۔مکرم ناصر بخاری صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

مسلسل کھانسی پھیپھڑوں کے کینسر کا باعث

ماہرین صحت نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ مسلسل کھانسی پھیپھڑوں کے کینسر کا باعث بن سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق وہ افراد جو مسلسل تین ہفتوں سے کھانسی کے عارضہ میں مبتلا ہیں انہیں فوری طور پر اپنے معالج سے رابطہ کرنا چاہئے۔ انگلینڈ میں تقریباً 33 ہزار افراد پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا ہیں اور ان میں زیادہ تر کی عمریں 53 سال کے قریب ہیں۔ پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا افراد زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ ماہرین نے کہا ہے کہ جن افراد کو کھانسی کے ساتھ خون آتا ہے وہ کینسر میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ انہیں فوری تشخیص کیلئے اپنے معالجین سے رابطہ کرنا چاہئے۔

بقیہ از صفحہ 7 ایم ٹی اے کے پروگرام

12:00 pm	دورہ حضور انور
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	آئینہ
8:45 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:20 pm	روحانی خزائن کوئز
9:40 pm	ترجمۃ القرآن
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	دورہ حضور انور

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔دسمبر	
طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	5:14

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

وردہ فیبرکس
بہترین ریٹ، فری پرائس
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: عاطف احمد رابطہ: 0333-6711362

نواب شاہی گولیاں
مردانہ طاقت کی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

اٹھوال فیبرکس
فینسی وبوتیک ورائٹی کا مرکز
سردیوں کی زبردست ورائٹی چیلنج ریٹ کے ساتھ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Nishat Linen by Nisha
Now Available At
لبرٹی فیبرکس
0092- 47- 6213312
اقصیٰ روڈ۔ربوہ نزد (اقصیٰ چوک)

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر
راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

FR-10